سعادت اُن کی کامیابی و کامرانی کے علاوہ نام وَری و شہرت کا باعث بھی بن گئی۔

طالب الہاشمی مرحوم کی یہ تصنیف بھی اُن کی سابقہ تصانیف کی تمام خوبیاں اور خصائص اپنے اندر جمع کیے ہوئے ہے۔ یقیناً اُردو قارئین کے لیے یہ ایک بہترین تحفہ ہے۔(ارشاد الرحمٰن)

عہدِ فاروقی کے باکمال، پروفیسر علی محسن صدیقی۔ ناشر: زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز، اے-۴/۱۷، ناظم آباد نمبر۴، کراچی ۷۴۶۰۰۔ فون: ۰۲۱-۶۶۸۴۷۹۰۔ صفحات: ۳۱۲۔ قیمت: ۲۴۰ روپے۔ ملنے کا پتا: کتاب سرائے، اُردو بازار، لاہور۔

مصنف کو امیرالمومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سوانح حیات لکھنے کے دوران میں اس کتاب کو ترتیب دینے کا خیال آیا۔ انھوں نے ان باکمال صحابہ کرامؓ کے حالاتِ زندگی جمع کیے ہیں جنھوں نے دورِ فاروقی میں سرکاری نوعیت کا کام انجام دیا اور بطور خاص کاروبارِ خلافت کی انجام دہی میں جناب امیرالمومنین رضی اللہ عنہ کی معاونت کی۔ ۳۰ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں حضرت ابوعبیدہ جراح، حضرت ابوموسیٰ اشعری، حضرت خالد بن ولید، حضرت زبیر بن عوام، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عمرو بن عاص اور حضرت مغیرہ بن شعبہ ثقفی رضی اللہ عنہم زیادہ اہم ہیں۔ پروفیسر علی محسن صدیقی کا مزاج محققانہ ہے۔ ممکن ہے بعض تحقیقی آرا سے قاری متفق نہ ہوسکے۔ کتاب مجلد اور رنگین مگر سادہ سرورق سے مزین ہے۔ بعض اغلاط باقی رہ گئی ہیں۔ امید ہے آیندہ اڈیشن میں درست کردی جائیں گی۔(ملک نواز احمد اعوان)

پھر نظر میں پھول مہکے، محمد اکرم طاہر۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی، منصورہ، لاہور-۵۴۷۹۰۔ فون: ۳۵۴۳۲۴۷۶۔ صفحات: ۲۲۳۔ قیمت: ۱۸۰ روپے۔

پروفیسر محمد اکرم طاہر کی زیرنظر کتاب ان کے سفرِ حج اور عمرہ کے مشاہدات اور وارداتِ قلبی کا نچوڑ ہے۔ حج کے سفرناموں میں طبائع انسانی کے تنوع کے ساتھ ساتھ ادبی اعتبار سے بھی اس سفرنامے میں خاصی جاذبیت ہے۔

جوں جوں ہم رسالت مآبؐ کے زمانے سے دُور ہوتے جارہے ہیں ارکانِ اسلام کی بجاآوری میں بھی غفلت کا شکار ہوتے جارہے ہیں۔ حالی نے بجا کہا تھا: ع ''زحمتِ روزہ بھی

کرتے ہیں گوارا تو غریب''۔ ایک باشعور مسلمان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ حج کرے اور اپنی کمائی اور رزقِ حلال کو اس سفر کے لیے خرچ کرے (سرکاری اخراجات پر سفر کرنے والوں کے تاثرات کیا ہوتے ہوں گے)؟ البتہ رزق حلال سے حج کرنے والوں کے تاثرات یقیناً دلوں میں ایک نیا ولولہ اور جوش پیدا کرتے ہیں۔ اکرم طاہر کا یہ سفرنامہ ایک ایسے زائر کے جذبات سے لبریز ہے جو اسلامی شعائر سے محبت کرنے والا ہے۔ عشقِ رسولؐ سے قلب ونظر میں جو پاکیزگی وطہارت پیدا ہوتی ہے، وہ بھی اس سفرنامے میں جگہ جگہ عیاں ہے۔

مصنف نے سفرنامے کے شروع میں ان وسوسوں اور اندیشوں کا ذکر کیا ہے جو انھیں ہوّا بن کر ڈراتے تھے اور مانع سفر تھے مگر ان کے عزم بالجزم کے سامنے سارے وسوسے اور اندیشے خود بخود ختم ہوتے چلے گئے۔ سرزمینِ مکہ اور مدینہ کی خاک ایک مسلمان کے لیے سرمۂ نور کا درجہ رکھتی ہے۔ اس کے شب وروز انسانی دل پر بے پناہ اثرات چھوڑتے ہیں۔ دربارِ رسالت میں زبان گنگ ہو جاتی ہے اور جذبات اشکِ رواں کی صورت اختیار کر جاتے ہیں۔ اکرم طاہر اپنے سفرنامے میں اس کیفیت کا نقش ان الفاظ میں پیش کرتے ہیں: ''شمعِ رسالتؐ کے پروانے آگے بڑھ گئے، چاروں طرف آنسو کا ایک سیلاب تھا کہ تھمتا نہ تھا۔ آنسو، اپنی اپنی سیاہ کاریوں پر شرم ساری کے آنسو، حبیبِ خدا کی قربت میں سرشاری کے آنسو...... آج کسی کے پاس کہنے کو کچھ نہ تھا۔ خانہ کعبہ میں ہر بے زبان کو زبان مل جاتی ہے۔ درِ رسولؐ پر بڑے بڑے زبان دانوں کی زبان گنگ ہو جاتی ہے''۔

مصنف نے عرب کی قدیم تہذیب کے نمونے بھی پیش کیے ہیں اور معدنی تیل کے ثمرات اور اثرات کا ذکر بھی کیا ہے جس نے عربوں کی اقدارِ حیات کو یکسر تبدیل کر دیا ہے۔ ایک جملہ ملاحظہ کریں: یہاں تین نئی چیزیں باہم مربوط ہیں: سنہ جدیدہ، سیارہ جدیدہ و حرمہ جدیدہ (نیا سال، نئی گاڑی اور نئی بیوی)۔

سفرنامے میں اُمت کی مجموعی حالت پر نوحہ خوانی کا تاثر بھی ملتا ہے۔ کشمیر اور فلسطین جیسے سلگتے مسائل سے اُمت مسلمہ کی عدم دل چسپی اور بے حسی پر بھی افسوس کیا گیا ہے، پھر یہ کہ مملکت سعودی عرب نے سرورِ کونینؐ اور صحابہؓ کے آثار اور یادگار مقامات کو مٹانے میں اعتدال سے تجاوز کیا ہے۔ بحیثیت مجموعی یہ سفرنامہ ایک مسلم قاری کے جذبۂ ایمانی میں نیا جوش پیدا کرتا